"کوزے میں دریا"
مرتّب:محمد احمد رضا عطّاری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے اسلامی بھائیو

آج انشاءاللہ عزوجل میں اپ کے سامنے ایک ایسی شخصیت کا تذکرہ کرنا چاہوں گا جو فقط ایک عام شخصیت نہیں بلکہ وہ اعلی حضرت ہیں عظیم البرکت ہیں عظیم المرتبت ہیں حامئ سنت ہے قاطع بدعت ہے امام اہل سنت ہیں مجدد ہیں مفسر ہیں محقق ہیں مفکر ہیں جی جی وہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ہیں

یوں تو اپ کو اللہ تعالی نے بہت ساری صلاحیتوں سے نوازا تھا مگر اج ہم ایک خوبی کا ذکر کریں گے وہ خوبی جو اپ کے اشعار میں بہت زیادہ نظر اتی ہے

وہ ہے بہت بڑے مضمون کی روایت کو فقط اپنے دو مصروں میں بند کرنا اور اس کو اس کمال کے ساتھ بیان کرنا کہ صاحب علم اس کو پڑھتے ہی پورے واقعے کو سمجھ جائے

جیسے ایک محاورہ مشہور ہے کہ کوزے میں دریا کو بند کرنا

تو انشاءاللہ اگر اپ اعلی حضرت کے اشعار پڑھیں گے تو اپ کو یہ محاورہ بالکل سچ ہوتا نظر ائے گا

آئیے چند اشعار میں اپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کوشش کروں گا کہ ہر شیئر کے بعد اس میں بیان کردہ واقعہ بھی بیان کروں تاکہ قاریین کو اس بات کا اندازہ ہو سکے کہ اعلی حضرت کو

اللہ تعالی نے کتنی عظیم صلاحیت سے نوازا تھا

شعر نمبر :1

کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر

جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

مشکل الفاظ کے معنیٰ

جامِ شیر=دودھ

منہ کا پھرنا=جی کا بھر جانا

ائیے اب بیان کرتے ہیں کہ اس واقعے میں کس حسین انداز سے اعلی حضرت نے ایک حدیث پاک کو بیان کیا

مکمل واقعہ کچھ اس طرح : حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے تھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کہ میں بسا اوقات بھوک کی شدت کے باعث اپنا شکم اور سینہ زمین پر لگا دیتا (تاکہ زمین کی نمی اور ٹھنڈک سے بھوک کی حرارت میں کچھ کمی

آجائے) اور بعض اوقات پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تاکہ سیدھا کھڑا ہوسکوں ۔

ایک روز سرراہ جاکر بیٹھ گیا ۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق(رضی اللہ عنہ) کا ادھر سے گزر ہوا۔ میں نے ان سے ایک آیت قرآنی کا مطلب دریافت کیا۔ غرض تو یہ تھی کہ وہ میری صورت اور ہیئت دیکھ کر کھانا کھلانے کے لیئے اپنے ہمراہ لے جائیں گے لیکن وہ چلے گئے اسی طرح حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) گزرے ان سے بھی ایک آیت کا مطلب دریافت کیا مگر وہ بھی گزر گئے ، کچھ دیر بعد رحمت اللعالمین آقائے دوجہاں ابو القاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم تشریف فرما ہوئے اور میرے چہرہ کو دیکھتے ہی پہچان گئے اور دلربا مسکراہٹ کے ساتھ شگفتہ دہن ہوئے " اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم میں حاضر ہوں ۔ ارشاد ہوا میرے ساتھ چلیں ۔ میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے ساتھ ہولیا جب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم گھر تشریف فرما ہوئے تو ایک پیالہ دودھ رکھا دیکھا ، دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ' گھر والوں نے کہا فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو ہدیہ بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلّم نے ارشاد فرمایا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) اصحاب صفہ کو بلالاؤ ۔

سیدنا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں : واھل الصفۃ اضیاف السلام ۔

ترجمہ : اور اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے ۔

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے پاس جب کہیں سے صدقہ آتا تو اصحاب صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے (اس لیئے آپ پر صدقہ حرام تھا) اور اگر ہدیہ آتا تو خود بھی اس میں سے تناول فرماتے تھے اور اصحاب صفہ کو بھی اس میں شریک کرتے ۔

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا یہ حکم کہ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ، میرے نفس کو کچھ شاق گزرا اور اپنے دل سے کہہ رہا تھا کہ یہ اتنا سا دودھ اصحاب صفہ کے لیئے کیسے کافی ہوگا ؟؟؟ اس دودھ کا تو سب سے زیادہ حقدار میں تھا کہ کچھ پی کر طاقت اور توانائی حاصل کرتا، پھر یہ کہ اصحاب صفہ کے آنے کے بعد مجھ ہی کو اس کی تقسیم کا حکم دیں گے اور تقسیم کے بعد یہ امید نہیں کہ میرے لیئے اس میں سے کچھ بچ جائے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی اطاعت کے سوا چارہ نہ تھا ، چنانچہ اصحاب صفہ کو بلا لایا اور

پھر آپ کے ارشاد کے مطابق ایک ایک کو پلانا شروع کیا
، جب سب نے سیراب ہوکر پی لیا ، تو میری طرف دیکھ
کر آپ مسکرائے اور فرمایا: کہ اب صرف میں اور تم باقی
رہ گئے ہیں ، میں نے عرض کیا بالکل درست ہے آپ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پینا شروع کرو
میں نے پینا شروع کیا اور آپ برابر یہ فرماتے رہے " اور
پیو اور پیو " یہاں تک میں بول اٹھا قسم اس ذات پاک کی
جس نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو حق دے کر
بھیجا۔ اب بالکل گنجائش نہیں ۔ اس پر آپ نے میرے ہاتھ
سے پیالہ لے لیا اور اللہ تعالٰی کی حمد و ثناء بیان فرمائی
اور بسم اللہ شریف پڑھ کر باقی ماندہ سب نوش فرما لیا ۔
(صحیح البخاری عربی کتاب الرقاق باب کیف کان عیش
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم و اصحابہ

یقینا اس واقعہ کو پڑھنے کے بعد ایمان تازہ ہوا ہوگا

ائیے چلتے ہیں اعلی حضرت کے بیان کیے ہوئے دوسرے
واقعے کی طرف

شعر نمبر 2:

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

تشریح: اعلی حضرت فرما رہے ہیں اللہ کی قسم جو دلہن میرے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پسینہ مل جائے اسے کبھی عطر یا پھول کی ضرورت نہ پڑے

ائیے اب دیکھتے ہیں کہ اعلی حضرت اس شعر میں کس واقعے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکرعرض گزارہوا: یَارسولَ اللہ! میں اپنی بیٹی کی شادی کررہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں میری مدد کریں۔ سرکارِ مدینہ،صاحِبِ مُعطَّر پسینہصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کل تم ایک کُھلے مُنہ والی شیشی اور اور ایک لکڑی لے کر آنا۔ اگلے دن وہ صاحب ایک کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر حاضر ہوئے، پیارے آقاصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دونوں نورانی بازوؤں سے اس شیشی میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھرگئی، پھر ارشاد فرمایا:اسے لے لو اور اپنی بیٹی سے کہو کہ جب وہ خوشبو لگانا چاہے تو اس لکڑی کو شیشی میں ڈال کر استعمال کرے۔(مجمع الزوائد ،ج8،ص503،حدیث:14056ملخصاً)

شعر نمبر:3

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مشکل الفاظ کے معنیٰ

پنجابِ رحمت=رحمت کے پانچ دریا

تشریح:حضرت سالم بن ابی جعدرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے چمڑے کا ایک تھیلا تھا جس (میں موجود پانی) سے وضو فرما رہے تھے۔صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گرد حلقہ ڈال کر کھڑے ہو گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:''کیا بات ہے؟صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی : یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے پاس پانی نہیں ہے جس سے ہم وضو کریں اور اسے پی سکیں ،صرف وہی پانی ہے جو آپ کے سامنے

موجود ہے۔حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دست مبارک اس تھیلے میں رکھ دیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح جوش مارنے لگا،پھر ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ حضرت سالم بن ابی جعدرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت جابررَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا:آپ اس وقت کل کتنے آدمی تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا لیکن ہم اس وقت صرف 1500 تھے۔(بخاری،کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲ / ۴۹۴-۴۹۳، الحدیث: ۳۵۷۶)

شعر نمبر4:

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زَلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

مشکل الفاظ کے معنیٰ

اُحُد=مدینۂ منورہ کا ایک مُبارک پہاڑ۔

وقار=قدر و منزلت

تشریح:

اس شعر میں اس واقعہ کی جانب اشارہ ہے

حضرتِ سیّدُنا انَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِمکّۂ مکرّمہصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیّدُنا ابوبکر صِدِّیق،حضرتِ سیّدُناعمر فاروقِ اعظم اورحضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنیرضی اللہ تعالٰی عنہُم اجمعِین کےساتھ اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ ہلنے لگا۔آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے ٹھوکر مارکر فرمایا:اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّیقٌ وَّشَہِیْدَانِ یعنی اے اُحُد! ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔(بُخاری،ج2،ص527،حدیث:3686)

اس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:معلوم ہوا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مقبول بندے ساری خَلقَت (یعنی شَجَروحَجر دریاوپہاڑسبھی) کے مَحبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں،ان کی تشریف آوَری سے سب خوشیاں مَناتے ہیں، انہیں پتّھر اور یہ بھی معلوم ہوا ☺پہاڑ بھی جانتے ہیں۔(مزید فرماتے ہیں کہ حُضُور(صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سب کے اَنجام (یعنی اچّھا یا بُرا خاتِمہ ہونے) سے خبردار ہیں کہ

فرمایا:ان میں سے دو صَحابہ شہیدہوکروفات پاجائیں گے۔(مِراٰۃ المناجیح،ج8،ص408 ملتقطاً)

شعر نمبر 5:

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مرتضیٰ! عَتِیْق و عُمَر کو خبر نہ ہو

مک الفاظ کے معنیٰ:

مرتضی=مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عتیق=سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تشریح:

اس شعر میں اس حدیثِ پاک کو بہت احسن انداز سے بیان کیا گیا

ابو بکر وعمر انبیا ومرسلین کے علاوہ تمام اگلے پچھلے اَدھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی!تم انہیں اس بات کی خبر نہ دینا۔ (ترمذی،ج 5،ص376، حدیث:3686)مجھ سے پہلے انہیں نہ بتانا کیونکہ میرا بتانا

ان کے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہوگا۔(فیض القدیر، ج1،ص117)

شعر نمبر 6:

اہلِ صِراط رُوحِ امیں کو خبر کریں
جاتی ہے اُمّتِ نبوی فرش پر کریں

تشریح:

اس واقعے میں عاشقِ صادق جبرائیل علیہ السلام کی اس عرض کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں جو انہوں نے شبِ معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی تھے

چنانچہ واقعہ اس طرح ہے کہ

معراج کی رات جب حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہِ الصّلوٰۃ ُ والسّلام سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پر رُک گئےاور مزید آگے جانے سے معذرت کی تو معراج کے دولہا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا : یَاجِبْرِیْلُ! ھَلْ لَکَ مِنْ حَاجَۃٍ؟یعنی اے جبریل! کیا تمہاری کوئی حاجت ہے(جسے میں اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کروں)؟ جبریلِ امین عرض گزار ہوئے : سَلِ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ لِيْ اَنْ اَبْسُطَ جَنَاحِيْ علَی الصِرَّاطِ لِاُمَّتِكَ حَتّٰی

يَجُوْزُوْا عَلَيْهِ یعنی اللہ پاک سے میرے لئے سوال کیجئے کہ
میں آپ کی اُمّت کے لئے پل صراط پر اپنا پر بچھادوں تاکہ
وہ اس پر سے گزر کر پل صراط پار کرلیں

سیرتِ حلبیہ ، 1 / 565 ، زرقانی علی المواہب ، 8 / 195

پیارے اسلامی بھائیو

طوالت کے خوف سے میں بس اتنے اشعار پر ہی اکتفاء
کرنا چاہوں گا

اور ہم بعینہ بیان کا حق ادا بھی نہیں کرسکتے کیوں کہ

کلامِ امام دراصل امام الکلام ہے

در اصل حدائقِ بخشش مجموعۂ سرور و مستی ہے

جو جتنا اسے سمجھے گا اتنا ہی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اپنے اندر بڑھتا ہوا پائے گا

اس کا آپ اس بات سے اندازہ لگائیں

کہ علامہ فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ نے

حدائقِ بخشش جو کہ اعلی حضرت کہ کلام کا مجموعہ ہے
اس کی شرح 25 جلدوں میں کی۔

اللہ پاک ہمیں عشقِ رضا میں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

اور میری یہ چھوٹی سی کوشش اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے،امین

نوٹ:اس مضمون کا مواد انٹرنیٹ کی مختلف سائیٹس سے لیا گیا

دعاگو:محمد احمد رضا عطّاری